جنرل مرزا اسلم بیگ *

مصر میں فوجی مداخلت کے پس پردہ سازشیں

بدنام زمانہ گٹھ جوڑ کہ جسے تین اے (As) اور او (O) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' اس نے صدر مرسی کی منتخب حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے۔ ہم پاکستانی چونکہ ماضی میں متعدد بار ایسے گٹھ جوڑ سے مار کھا چکے ہیں لہٰذا مصر میں جمہوریت کش کاروائی پر ہمیں احساس زیاں زیادہ ہے۔ تین اے اور او' کے گٹھ جوڑ سے مراد امریکہ' آرمی' عدلیہ اور موقع پرست (Opportunists) عناصر ہیں جو ہمیشہ ایسی سازشوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس سازش کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ امریکہ کے علاوہ مشرق وسطی کے چند اہم ممالک بھی مصر میں جمہوریت پر شب خون مارنے میں ملوث دکھائی دیتے ہیں۔ ہم اہل پاکستان گذشتہ پانچ سالوں سے بدترین کرپشن' ناکام ترین حکمرانی اور اقتصادی بحران کا شکار رہے ہیں لیکن اسکے باوجود ہم نے صبر اور امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ملک میں پرامن طریقے سے انتقال اقتدار کا مرحلہ طے پا گیا ہے اور اب جمہوری نظام کے استحکام کا عمل جاری ہے۔ لیکن مصر میں جس عجلت کے ساتھ منتخب حکومت کو گرایا گیا ہے وہ حیرت کا باعث ہے۔

مصر میں رونما ہونے والے پریشان کن حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ ان کا غور سے جائزہ لیا جائے تا کہ یہ بات واضح ہو سکے کہ اس سازش کے پس پردہ کون کون سے محرکات ہیں کہ جنہیں امریکی صدر باراک اوبامہ نے ''انقلاب'' کا نام دیا ہے۔ سعودی عرب' خلیج تعاون کونسل اور شرق اردن نے جنرل فتح کو اس جرات مندانہ کاروائی پر خوش آمدید کہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر صدر مرسی سے کونسی خطا سرزد ہوئی جس کے سبب داخلی اور خارجی قوتیں ان کی منتخب حکومت کو ختم کر کے' فوجی مداخلت کا سبب بنی ہیں؟ انتخابات کے نتیجے میں برسر اقتدار آنے کے بعد صدر مرسی نے جو اقدامات اٹھائے وہ ان کی حقیقت پسندانہ اور مصالحانہ ذہنیت کے عکاس ہیں اور ان کے نتیجے میں ملک میں الاخوان کے انقلابی ایجنڈے کے مطابق جمہوری روایات جڑ پکڑ رہی تھیں مثلاً:

☆ پارلیمنٹ میں دوتہائی اکثریت رکھنے کے باوجود صدر مرسی نے وائس پریذیڈنٹ' وزیراعظم اور وزراء کا انتخاب ایسی جماعتوں سے کیا جن کا الاخوان سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ فیصلہ جمہوری و سیاسی افہام و تفہیم کی بہترین مثال ہے۔

* سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان ۔

☆ بہترین سفارتی حکمت عملی کے ذریعے وہ اسرائیل کو مذاکرات کی میز پر لانے میں کامیاب رہے اور فلسطین میں قیام امن کو یقینی بنایا اور 2006ء سے بند غزہ کا فتح گیٹ دوبارہ کھول دیا گیا۔

☆ کیمپ ڈیوڈ معاہدے کی رو سے مصر' اسرائیل کو نہایت کم قیمت پر سنائی(Sinai) گیس فراہم کر رہا تھا۔صدر مرسی نے گیس کی قیمتوں میں موجودہ نرخوں کے مطابق اضافہ کیا اور اس معاہدے کی وہ شقیں بھی منسوخ کر دیں جو مصر کے مفاد کے خلاف تھیں۔

☆ انہوں نے لیبیا اور سوڈان کے شہریوں کیلئے آمد ورفت پر عائد پابندیاں اٹھالیں۔اس حوالے سے معاہدہ تیار تھا جس میں تینوں ممالک کے مابین سفر کیلئے ویزے کی شرائط ختم کرنا درج تھا۔

☆ انہوں نے ایران اور ترکی کے ساتھ روابط قائم کیے تا کہ ان کے مابین اقتصادی تعاون Regional) (REC) Economic Cooperation) کو ممکن بنایا جا سکے۔ان کا اہم مقصد مصر' ترکی اور ایران کے مابین علاقائی اقتصادی تعاون(REC) کا قیام تھا۔قطر نے اس منصوبے کیلئے سات بلین ڈالر کی امداد مہیا کی تھی۔

☆ صدر مرسی نے چین کے ساتھ کئی بلین ڈالر مالیت کے حامل متعدد ترقیاتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کے طویل المدتی معاہدے کیے۔

☆ ملک میں شرعی قوانین کا نفاذ صدر مرسی کی دلی خواہش تھی تا کہ وہ " خطے کے امریکی اتحادی ممالک کی طرح' جہاں شرعی نظام نافذ ہے ان کی صف میں اپنا مقام بنا سکیں۔"

☆ انہوں نے الاخوان کے مولوی صفت فوجی آفیسر' جنرل فتح کو آرمی چیف مقرر کیا' جس طرح کہ ذوالفقار علی بھٹو نے جنرل ضیا کو آرمی چیف بنایا تھا۔صدر مرسی نے بھٹو جیسی غلطی کی جس کا نتیجہ وہ بھگت رہے ہیں۔

صدر مرسی نے آرمی چیف کے تقرر میں بے شک غلطی کی لیکن ان کا ہر قدم مصر کے بہترین مفاد میں تھا۔اس کے باوجود وہ اپنے چند قریبی ہمسایہ ممالک اور امریکہ کے عتاب کا نشانہ بنے' اس لئے کہ:

☆ حالات کو جلد از جلد کنٹرول کرنا امریکہ کیلئے لازم ہو گیا تھا کیونکہ اگر مصر' ترکی اور ایران پر مشتمل REC کا مجوزہ منصوبہ حقیقت کا روپ دھار لیتا تو امریکہ اور اسرائیل کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو جاتا اور امریکہ کے ایران کے خلاف تادیبی کاروائی کے عزائم بھی پورے ہونے ناممکن تھے کیونکہ امریکہ' ایران کا خوف پیدا کر کے ایک سوستر بلین ڈالر سے زائد مالیت کا جو عسکری ساز وسامان اور ہتھیار علاقے کے سنی ممالک کو فروخت کر چکا ہے اس تجارت میں بھی رکاوٹ آ جاتی۔یہی امریکی ہتھیار بحرین میں استعمال ہوئے اور اب شام میں بھی استعمال ہو رہے ہیں۔

☆ مشرق وسطی کے کچھ بڑے ممالک خطے میں ثالث کا کردار ادا کرتے رہے ہیں ۔اس مجوزہ علاقائی اقتصادی تعاون کا قیام ان کے مفادات کیلئے خطرہ تھا' لہذا سب سے پہلے قطر کو سبق سکھانے کیلئے محلاتی سازش کے

ذریعے وہاں کے امیر کو اپنے بیٹے کے حق میں دستبردار ہونے پر مجبور کر دیا گیا اور خلیج تعاون کونسل کے اتحاد کو بچا لیا گیا۔

☆ ٹونی بلیئر نے بھی کہا ہے کہ "ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کے اتحادی ہیں اور آپ کی رفاقت کی ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں۔"

☆ "امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے صدر مرسی کی برطرفی کے خلاف مظاہرہ کرنے والے قائدین کو خریدنے کیلئے بینکوں کے منہ کھول دیے ہیں اور جمہوری تعمیری پروگرام کے نام پر حزب اختلاف کے رہنماؤں کو لاکھوں ڈالر کے عطیات دیے جو کہ نہ صرف مصری بلکہ امریکی قانون کی بھی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔" (جولین پیکٹ، روزنامہ ہل (Julian Pecquet, Daily Hill)

☆ امریکی صدر باراک اوبامہ نے مصر میں فوجی کاروائی کو "سازش نہیں بلکہ انقلاب" قرار دیا ہے جبکہ جنرل فتح نے فوجی مداخلت کو "عوامی خواہشات کے احترام میں ملکی مستقبل کیلئے کامیاب سیاسی ونظریاتی جدوجہد" کے نام سے موسوم کیا ہے۔(اس کا موازنہ پاکستان کی مسلح افواج کے اٹھائے جانے والے عہد نامے سے آسانی کیا جاسکتا ہے جس میں درج ہے کہ: "آئین پاکستان کو ہر حال میں مقدم رکھوں گا جو عوام کی خواہشوں کا ترجمان ہے۔" اس فرض کی ادائیگی کیلئے آرمی چیف کا غیر سیاسی ہونا ضروری ہے لیکن آرمی چیف اگر غیر سیاسی ہوگا تو وہ آئین کی پاسداری کس طرح کرے گا؟ یہی سبب ہے کہ آئین کی پاسداری میں جنرل فتح سیاسی بنگیا اور سیاسی بساط الٹ کے رکھ دی۔

☆ مصر میں رونما ہونے والے حالات نے تمام عرب دنیا کے اسلام پسند عناصر کو مصر کی جانب راغب کیا ہے کیونکہ الاخوان کا تعلق اسلام کے مکتب فکر سلسلہء قادریہ سے ہے جو سوڈان، لیبیا، صومالیہ، تیونس، الجیریا، عراق، اردن، شام، یمن، پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈونیشیا تک پھیلا ہوا ہے۔

☆ آرمی نے اس امید پر یہ جوا کھیلا تھا کہ وہ جلد ملک کی صورت حال پر قابو پالے گی لیکن تیس (30) سیاسی جماعتوں کی صدر مرسی کے ساتھ یکجہتی اور مکمل تائید نے حالات کو گمبھیر بنا دیا ہے اس طرح "مصر ایک تاریخی جال میں پھنس چکا ہے۔اس کی مثال نوآبادیاتی دور کی پہیلی کی طرح ہے جس نے مصر سے پاکستان تک کے ممالک کیلئے سیاسی اسلام کے خواب کی امیدوں کو روشن کردیا ہے۔" پیٹر پروفام (Peter Profam, The Independent)

☆ صدر مرسی کے حامیوں نے یہ واضح کردیا ہے کہ "ہم مزاحمت جاری رکھیں گے۔ ہم آزاد انقلابی ہیں اور ہم اپنا سفر جاری رکھیں گے۔"

ان کے مدمقابل اب فوج ہے جو ملک کی حکمران ہے۔ یہ وہی فوج ہے جو حسنی مبارک کی رخصتی کے بعد

اقتدار میں آئی تھی اور اٹھارہ ماہ تک اپنے ہی شہریوں کو قتل کرتی رہی۔اقتدار کی کش مکش اب شروع ہو چکی ہے۔

فوجی مداخلت نے خطرناک شکل اختیار کر لی ہے جس کے سبب مصر سے لے کر ترکی' پاکستان اور بنگلہ دیش تک اسلام پسند اور آزاد/سیکولر طبقات کے مابین سیاسی ونظریاتی تصادم کی راہ ہموار ہو چکی ہے۔پاکستان میں عوام نے ایسے تصادم کو ووٹ کی طاقت سے ناکام بنایا اور اب وہی طاقتیں' یعنی عدلیہ' آرمی اور روشن خیال' سیکولر اور اسلام پسند' ملک میں سیاسی توازن قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں جو ماضی میں حالات کی خرابی کا باعث بنتی رہی ہیں ۔مغربی میڈیا اس بات کو سچ ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے کہ مصر میں ''سیاسی اسلام'' کا تجربہ ناکام ہو چکا ہے حالانکہ اس نظام کو اپنی افادیت منوانے کیلئے مناسب وقت ہی نہیں دیا گیا۔اور اگر مصر میں یہ تجربہ ناکام ہو گیا تو اس کا الزام مصر میں فوجی مداخلت کی ذمہ دار قوتوں یعنی امریکہ' یورپی یونین اور مشرق وسطی میں طاقت کا کھیل کھیلنے والی قوتوں کے سر ہے' جنہوں نے ''عوامی خواہشات کے آئینہ دار آئین کو مقدم رکھنے'' کے بجائے فوج کو مداخلت پر اکسایا ہے۔

الاخوان کی محاذ آرائی کی ایک طویل داستان ہے جو 1954ء میں صدر ناصر کے دور میں شروع ہوئی اور 1970ء تک رہی ۔اس کے بعد تین دہائیوں تک صدر حسنی مبارک کے مظالم کا شکار رہنے کے بعد 2012ء کے انتخابات میں اسے کامیابی نصیب ہوئی۔اب انہیں جنرل فتح کا سامنا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ۔''جہاں جمال ناصر جیسی طلسماتی شخصیت کامیاب نہیں ہوسکی وہاں جنرل فتح کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں؟ مصری عوام عرصہ دراز سے سیاسی اسلام کا خواب دیکھ رہے ہیں جسے ختم کرنا جنرل فتح کے بس کی بات نہیں''۔ وقت الاخوان کے ساتھ ہے اور افغانی طالبان کی طرح وہ بھی پرسکون ہیں اور اپنے مقصد سے مخلص ہیں کیونکہ انہیں یقین ہے کہ غیر ملکی آقاؤں کے مفادات کی نگران فوج کے خلاف ان کی پرامن مزاحمت ضرور کامیاب ہوگی اور وہ دن رات اس ورد میں مصروف ہیں۔''حسبی اللہ و نعم الوکیل''

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی ویب سائٹ

کے آن لائن فتویٰ

دارالعلوم حقانیہ کے مفتیان کرام سے دینی وفقہی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کیلئے دارالعلوم کی ویب سائٹ www.jamiahaqqania.edu.pk/ کے ہوم پیج (Home Page) پر Islamic Q & A online Fatawa کلک کر کے اپنا سوال بھیجئے اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سے مقررہ مدت میں جواب وصول کریں۔

از شعبہ : مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک